۳۴۔اہل قبلہ کون لوگ ہیں

اس عقیدے کے بارے میں 2 آیتیں اور 5 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

حضورؐ کی لائی ہوئی تمام باتوں کو دل سے ماننے کا نام اہل قبلہ ہے

عقیدۃ الطحاویۃ میں عبارت یہ ہے

۔و نسمی اھل قبلتنا مسلمین مومنین ،ما داموا بما جاء به النبی ﷺ معترفین، و له بکل ما قال و اخبر مصدقین ۔(العقیدۃ الطحاویۃ ،عقیدہ نمبر ۵۴،ص ۱۴)

ترجمہ۔جو اہل قبلہ ہیں ہم اس کو مسلمان اور مومن سمجھتے ہیں بشرطیکہ حضورؐ جو کچھ لے کر آئے ہیں ان کا اعتراف کرنے والا ہو، اور جو کچھ آپ نے کہا ہے اور خبر دی ہے ان کی تصدیق کرنے والا ہو

اس عبارت میں فرمایا کہ حضورؐ جو کچھ لائے ہیں ان کا اعتراف کرتا ہو کہ یہ اللہ کی جانب سے ہیں، اور جو کچھ آپ نے کہا ہے اس کی دل سے تصدیق کرتا ہو تو وہ مومن ہے، مسلمان ہے، اور وہی اہل قبلہ ہے

ان احادیث میں اس کی دلیل ہے

1۔عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی صلاتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی له ذمة الله و ذمة رسوله فلا تکفروا الله فی ذمته۔(بخاری شریف، کتاب الصلاۃ، باب فضل استقبال القبلۃ، ص۶۹، نمبر۳۹۱)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلے کا استقبال کیا، ہمارا ذبح کیا ہوا گوشت کھایا تو یہ مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے، اس لئے اللہ کے ذمے کومت چھپاؤ۔

2۔عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله ، فاذا قالوها و صلوا صلاتنا و استقبلوا قبلتنا و ذبحوا ذبیحتنا فقد حرمت علینا دمائهم و اموالهم الا بحقها و حسابهم علی الله ۔(بخاری شریف، نمبر ۳۹۲)۔ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا، جب تک کہ لا اله الا الله، نہ کہے اس وقت تک مجھے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پھر جب، لا اله الا الله ، کہہ لے، اور ہماری طرح نماز پڑھنے لگے، ہمارے قبلے کا استقبال کرنے لگے، ہمارا ذبح کیا ہوا گوشت کھانے لگے، تو اس کا خون کرنا، اس کا مال چھیننا ہم پر حرام ہے، ہاں جو اللہ کا حق ہے ہم وہ لیں گے، باقی اس کا حساب اللہ پر ہے

اور اگلی حدیث میں ہے۔ فهو مسلم له ماللمسلم و علیه ما علی المسلم ۔(بخاری شریف ، کتاب الصلاۃ، باب فضل استقبال القبلۃ، ص۶۹، نمبر۳۹۲/۳۹۳)

ترجمہ۔اگلی حدیث کے ٹکڑے کا ترجمہ۔ یہ لوگ مسلمان ہیں، مسلمان کا جو حق ہے یہ اس کو بھی ملے گا، اور مسلمان پر جو ذمہ داریاں ہیں ان پر بھی یہ ذمہ داریاں ہوں گی

ان تینوں حدیثوں میں یہ ہے کہ اہل قبلہ ہو تو وہ مسلمان ہے اس کو نہ کافر کہو اور نہ کافر جیسا برتاؤ کرو۔

جولوگ ان چھ چیزوں کو دل سے مانتا ہواس کو اہل قبلہ کہتے ہیں

[ا] اللہ کو۔[۲] رسول کو [۳] اللہ کی کتاب، یعنی قرآن کریم کو۔[۴] فرشتے کو، [۵] آخرت کے دن کو۔
[٦] اور تقدیر کو مانتا ہواس کو مومن کہتے ہیں، اور وہ اہل قبلہ ہیں۔
عقیدۃ الطحاویۃ میں، عبارت یہ ہے
۔و الایمان هو الایمان بالله ، و ملائكته ، و كتبه ، و رسله و اليوم الآخر ، و القدر خيره و شره و حلوه و مره من الله تعالى۔(عقیدۃ الطحاویۃ، عقیدہ نمبر ٦٦، ص ۱۵)
ان باتوں پر ایمان لانے کی دلیل ایمان کی بحث میں گزر چکی ہے

اس سے پہلے کی عبارت میں بھی ہے کہ حضور ؐ کی لائی ہوئی باتوں کا اعتراف کرتا ہو، اور ان کو دل سے مانتا ہو تو وہ مومن ہے مسلمان ہے، اور وہی اہل قبلہ ہے، صرف ہمارا ذبیحہ کھانے سے اہل قبلہ نہیں ہو جائے گا

اس کی پوری تفصیل ایمان کی بحث میں دیکھیں

فاجر کی امامت جائز ہے، البتہ مکروہ ہے

کسی کو اپنے اختیار سے امام متعین کرے تو متقی اور پرہیزگار کو امام متعین کرے، لیکن کہیں مجبوری کے درجے میں کسی فاسق، فاجر کے پیچھے نماز پڑھنی پڑے تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لے، تاکہ جماعت سے نماز ادا ہو جائے، اور آپ کے چھوڑنے کی وجہ سے نتشار بھی نہ ہو

آج کل ذرا ذرا سی بات پر اختلاف کر لیتے ہیں اور نماز نہیں پڑھتے ہیں، غیر کے ملکوں میں اتحاد برقرار رکھنے کے خاطر اس سے بچنے کی ضرورت ہے

فاجر کی امامت کے بارے میں عقیدۃ الطحاویہ کی عبارت یہ ہے

۔و نری الصلوۃ خلف کل بر و فاجر من اهل القبلة و علی من مات منهم۔(عقیدۃ الطحاوۃ، عقیدہ نمبر ۶۹، ص ۱۶)

ترجمہ۔جو اہل قبلہ ہیں، ان میں سے ہر نیک اور فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں، اور اہل قبلہ میں سے جو نیک، یا فاجر مر گیا ہو اس پر نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز سمجھتے ہیں

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ احتیاط تو اسی میں ہے کہ نیک لوگوں کے پیچھے نماز پڑھے، لیکن کبھی فاجر کے پیچھے نماز پڑھنی پڑے تو پڑھ لے، کیونکہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

3۔ عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ الصلاة المکتوبة واجبة خلف کل مسلم برا کان او فاجرا ، و ان عمل الکبائر ۔(ابوداود شریف، کتاب الصلاۃ، باب امامۃ البرو

الفاجر،ص ۹۷،نمبر۵۹۴)

حضور ؐ نے فرمایا کہ فرض نماز ہر مسلمان کے پیچھے پڑھنا واجب ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو، اور چاہے وہ گناہ کبیرہ کرتا ہو

اس حدیث میں ہے کہ انسان نیک ہو یا فاجر ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو، کافر اور مشرک نہ ہو

تاہم نیک امام مل جائے تو ہمیشہ کے لئے اس کو امام بنانا بہتر ہے

،اس کے لئے یہ حدیث ہے

4۔عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله ﷺ .....الا لا تؤمن امراة رجلا و لا یؤم اعرابی مهاجرا و لا یوم فاجر مؤمنا الا یقهره بسلطان یخاف سیفه و سوطه ۔

(ابن ماجۃ شریف، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب فی فرض الجمعۃ، ص۱۵۲،نمبر۱۰۸۱)

ترجمہ۔حضور ؐ نے ہم کو خطبہ دیا۔۔۔سن لو عورت مرد کی امامت نہ کرے، دیہاتی ہجرت کئے ہوئے صحابی کی امامت نہ کرے، فاجر متقی مومن کی امامت نہ کرے، ہاں کوئی بادشاہ اس کو مجبور کر دے، اور آدمی اس کی تلوار، اور اس کے کوڑے سے ڈرتا ہو تو [تو پھر اس فاجر کے پیچھے نماز پڑھ لے]

لیکن اگر وہ آدمی اعتقاد کے اعتبار سے ہر طرح سے مشرک ہے تو اب اس کی امامت جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو مسلمان ہی نہیں رہا

اس وقت کا عالم یہ ہے کہ بہت سی جگہ ایک مسلک والا دوسرے مسلک والے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں جس سے اتنا انتشار ہے کہ قوم کی قوم تباہ ہو رہی ہے

اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے

اسلام میں تشدد بھی نہیں ہے، اور بہت ڈھیل بھی نہیں ہے

اسلام میں تشدد بھی نہیں ہے، اور بہت ڈھیل بھی نہیں ہے، اس کے درمیان ہے

عقیدۃ الطحاویۃ میں عبارت یہ ہے

۔و هو [يعني الاسلام] بين الغلو و التقصير ، و بين التشبيه و التعطيل ، و بين الجبر و القدر ، و بين الامن و الياس ۔(عقیدۃ الطحاویہ، عقیدہ نمبر۱۰۴، ص۲۲)

ترجمہ۔[بہت زیادہ غلو کرنا، اور بہت زیادہ کمی کرنا]، [اللہ کو کسی کے مشابہ قرار دینا، اور اللہ کو بیکار سمجھنا]، [اللہ کو مجبور سمجھنا، انسان کو قادر سمجھنا]، [گناہ سے بے خوف ہو جانا، اللہ سے بالکل مایوس ہو جانا]، اسلام اس کے درمیانی راستے کو کہتے ہیں

اس عبارت میں ہے کہ زیادہ غلو کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے، اور بہت کمی کرنا بھی ٹھیک نہیں، اس کے درمیانی راستے کو اسلام کہتے ہیں

اس کے لئے آیت یہ ہے۔

1۔یااهل الكتاب لا تغلوا في دينكم و لا تقولوا على الله الا الحق ۔(آیت۱۷۱، سورت النساء۴)

ترجمہ۔اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو، اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کوئی بات نہ کہو۔

2۔یاایها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم و لا تعتدوا ان الله يحب المعتدين ۔(آیت۸۷، سورت المائدۃ۵)

ترجمہ۔اے ایمان والو! اللہ نے تمہارے لئے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام قرار نہ دو، اور حد سے تجاوز نہ کرو، یقین جانو اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے

ان دونوں آیتوں میں ہے کہ حد سے تجاوز کرنا ٹھیک نہیں ہے،

5۔عن انس ان نفرا من اصحاب النبی ﷺ سألوا ازواج النبی ﷺ عن عمله فی السر ؟ فقال بعضهم لا اتزوج النساء و قال بعضهم لا آکل اللحم و قال بعضهم لا انام فی فراش، فحمد الله و اثنی علیه فقال: ما بال اقوام قالوا کذا کذا ؟ لکنی اصلی و انام و اصوم و افطر و اتزوج النساء ، فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔(
مسلم شریف، کتاب النکاح، ص ۵۸۶، نمبر ۱۴۰۱/۳۴۰۳)

ترجمہ۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ کچھ صحابہ نے حضورؐ کی بیویوں سے حضورؐ کی خانگی عمل کے بارے میں پوچھا؟ پھر ان میں سے ایک نے کہا میں عورتوں سے شادی ہی نہیں کروں گا، دوسرے نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا،، ایک نے کہا کہ میں بستر پر نہیں سوؤں گا، تو حضورؐ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا، کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ اس اس طرح کہتے ہیں، لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، اور کبھی روزہ نہیں بھی رکھتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، یہ میری سنت ہے، جو میری سنت سے بے رغبتی کرے وہ مجھ میں سے نہیں ہے

اس حدیث میں ہے کہ اتنا تشدد بھی نہ کرے کہ لوگ تنگ آجائے ، اور اتنی سہولت بھی نہ دے کہ لوگ حرام کا ارتکاب کرنے لگے۔

اس عقیدے کے بارے میں 2 آیتیں اور 5 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں